السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(تہجد کی نماز پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے یا نماز تراویح پڑھنے میں؟ (سائل عاشق محمد

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تراویح اور تہجد ایک ہی نماز ہے۔ اگر رات کے آخری حصے میں باجماعت تراویح کا اہتمام ہوسکتا ہے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ ورنہ اول وقت میں باجماعت پڑھنا انفرادی طورپر رات کے آخری حصے میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ واللہ اعلم

صحیح احادیث کے مطابق قیام رمضان (تراویح) کی مسنون تعداد صرف آٹھ رکعت اورتین وتر ہیں۔ آنحضرتﷺ رمضان وغیر رمضان میں آٹھ رکعت سے زیادہ قیام نہیں فرماتے تھے۔ کسی صحیح حدیث میں نہیں آیا کہ آپﷺ نے کسی رمضان میں کسی بھی رات میں جماعتاً یا انفراداً آٹھ سے زائد رکعت قیام (تراویح) کیا ہو۔ آٹھ رکعت والی احادیث پش خدمت ہیں۔

۔ عن عائشة رضی اللہ عنہ قالت: ما كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً۔ (صحیح بخاری: ج ۱ ص ۱۵۴ باب قیام النبیﷺ۔ موطا امام محمد ۱۴۲ باب قیام شہر رمضان۔ مطبوعہ رحیمی۔ صحیح مسلم: ص ۲۰۴ ج ۱ باب ۱ صلوة اللیل وعدد الرکعات)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرتﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات مع وتر سے زیادہ قیام (تراویح) نہیں فرماتے تھے۔''

۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، وَأَوْتَرَ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجَوْنَا أَنْ يَخْرُجَ فَيُصَلِّيَ بِنَا، فَأَقَمْنَا فِيهِ حَتَّى أَصْبَحْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَجَوْنَا أَنْ تَخْرُجَ فَتُصَلِّيَ ۲ بِنَا، قَالَ: «إِنِّي كَرِهْتُ - أَوْ خَشِيتُ - أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ۔ (رواه الطبرانی فی الصغیر ص ۱۰۸ ومحمد بن نصر المروزی (ص ۹۰) وابن حبان وابن خزیمة فی صحیح ھنا قال الحافظ الذھبی بعا ذکر ھذا الحدیث اسناد وسط میزان الاعتدال: ص ۲۱۱ ج ۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتﷺ نے ایک رات ہمیں آٹھ رکعت اوروتر پڑھائے۔ ہم نے دوسری رات بھی آپﷺ کا انتظار کیا مگر آپﷺ تشریف نہ لائے۔ صبح کو آپﷺ نے فرمایا'' کہ اس خدشہ سے میں نے ناغہ کیا کہ قیام رمضان تم پر فرض نہ ہوجائے۔''

۔ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ كَانَ مِنِّي اللَّيْلَةَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «وَمَا ذَاكَ يَا أُبَيُّ؟»، قَالَ: نِسْوَةٌ فِي دَارِي، قُلْنَ: إِنَّا لَا نَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَنُصَلِّي بِصَلَاتِكَ، ۳ (قَالَ: فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ أَوْتَرْتُ، قَالَ: فَكَانَ شِبْهُ الرِّضَا وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا۔ (رواه ابویعلی والطبرانی فی الاوسط وقال الھیثمی فی مجمع الزوائد (ص ۷۴، ج ۲) إسناده حسن واخرجه ایضا محمد بن نصر المروزی فی قیام اللیل: ص ۹۰

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب آنحضورﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! آج کی رات مجھ سے ایک کام ہوگیا ہے، فرمایا وہ کیا؟ کہا: کچھ عورتیں میرے'' گھر میں جمع ہوگئیں اورقرآن نہ پڑھ سکتے کا عذر کیا تو میں نے ان کو آٹھ رکعت اوروتر پڑھا دیے۔ آپﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر کوئی اعتراض نہ کیا جس کا مطلب یہ ہوا کہ آپﷺ نے اس عمل کو پسند فرمایا۔''

**وضاحت:**

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ (بخاری) کو خود امام محمد تلمیذ امام ابوحنیفہؒ اپنی کتاب موطا محمد باب قیام شہر رمضان (ص ۱۴۲) میں لائے ہیں۔ جس کا صاف مطلب ہے کہ مجتہد حنفیہ امام محمدؒ کے نزدیک بھی یہ حدیث قیام رمضان (تراویح) کے بیان میں ہے، نہ کہ تہجد کے بیان میں جیسے بکہ علمائے حنفیہ اوراکابر مقلدین حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نہ ماننے کےلئے یہ بہانہ تراشتے ہیں۔ بہر حال ہمارے نزدیک یہ تینوں احادیث اس مسئلے میں نص قطعی ہیں کہ آنحضرتﷺ نے اپنی پوری عمر شریف میں وتر سمیت گیارہ رکعت قیام تراویح فرماتے رہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

**فتاویٰ محمدیہ**